

Analysis of the Constitution (Amendment) Act 2020

آئینی ترمیمی ایکٹ 2020 برائے آرٹیکل 31

تجزیہ و تبصرہ

اس آئینی ترمیمی بل 2020 کے تحت آئین کے آرٹیکل 31 کی کلاز (2) کے پیراگراف (c) کے بعد اس نے پیراگراف (d) کا اضافہ ہوا گا۔ آئین کے اس آرٹیکل کے تحت یہ کہا گیا ہے کہ سود interest سے پاک معاشری نظام تشکیل دیا جائے۔

تبصرہ:

پاکستان کے مسلمانوں نے یہ ملک اس لئے بنایا کہ وہ اس ملک میں اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گزار سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرارداد مقاصد سے لے کر موجودہ آئین 1973 تک اس بات کی یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ اس مملکت پاکستان کے نظام کو اسلامی اصولوں پر ہی رکھا جائیگا۔ اس وقت نافذ عمل 1973 کے آئین کے ابتدایہ میں واضح طور پر یہ کہا گیا ہے اقتدار اعلیٰ صرف اللہ کا ہے۔ یعنی قانون صرف اللہ کا ہوگا اور کوئی قانون قرآن و سنت کے منافی نہیں بنایا جائے گا۔ آئین کے آرٹیکل 31 میں بھی پاکستان میں اسلامی نظام کے اطلاق پر زور دیا گیا ہے جس کے مطابق پاکستان کے مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی اسلام کے بنیادی اصولوں اور اساسی تصورات کے مطابق مرتب کرنے کے قابل بنانے کیلئے اور انہیں ایسی سہولتیں مہیا کرنے کیلئے اقدامات کیے جائیں گے۔ جن کی مدد سے قرآن اور سنت کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ اس کے علاوہ آئین کے ایک اور آرٹیکل 38 میں اقتصادی اور مالیاتی امور کے حوالے سے احکامات کو مزید واضح کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق مملکت ربا (سود) کو جتنی جلد ممکن ہو ختم کرے گی۔ (سود کا مقدمہ صفحات 14-13)

اب اگر اس مذکورہ ترمیم کو آئین کے درج بالا آرٹیکلز کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ ترمیم محض عوام کو بیوقوف بنانے کی کوشش لگتی ہے۔ کیونکہ آئین پہلے ہی سود یعنی ربا کو ختم کرنے کی واضح بات کر رہا ہے۔ لہذا کوشش یہ ہونی چاہیے تھی کہ ان آرٹیکلز کے عملی نافذ کی کوششوں کا جائزہ لینا چاہئے تھا، نہ کہ ایک بار پھر سود کو ختم کرنے کی محض بات کرنی چاہیے تھی۔

اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے اور قرآن و سنت کے مطابق قوانین بنانے اور پہلے سے موجود قوانین کے جائزہ کے لئے وفاقی شرعی عدالت اور اسلامی نظریاتی کو نسل کا قیام عمل میں لایا گیا۔ تاکہ قرآن و سنت کے منافی کوئی قانون نافذ نہ ہو سکے۔ اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے یہ ایک بہترین کوشش تھی۔ لیکن اسلام دشمن عناصر نے مالیاتی امور کو خصوصاً "سود" یا "ربا" کو اس شرعی عدالت کے دائرہ اختیار سے باہر

رکھا۔ مزیر اس غرض کے لئے انہوں نے تمام مالیاتی امور پر شرعی عدالت کی قانونی نظر ثانی کے اختیار کو ۳ سال کے لئے معطل کر دیا اور اسی پر بس نہیں کیا بلکہ سودی نظام کو بچانے کے لئے اس ۳ سال کی مدت کو ہر ۳ سال بعد ۳ دفعہ بڑھایا گیا یوں ۰ اسال کا عرصہ گزر گیا۔ جیسے ہی یہ پابندی ختم ہوئی شرعی عدالت میں ۱۵ اپنیشنس جمع کرائی گئیں۔ شرعی عدالت نے ۱۹۹۲ء کو اپنا فیصلہ سناتے ہوئے پاکستان کی معیشت کا مکمل اور واضح روڈ میپ دیا۔ مگر اس فیصلہ کو اسلام و شمن عناصر نے آج تک نہیں مانا اس فیصلہ کو مختلف اپیلوں اور نظر ثانی کی درخواستوں کے زریعے چیلنج کیا گیا آج بھی سودا اور اس سے متعلق معاملات کے لئے درخواست شرعی عدالت میں زیر القواء ہے۔ قیام پاکستان سے لے کر آج تک پاکستانی عوام کی شدید خواہش کے باوجود سودی نظام کو ختم نہیں کیا جاسکا۔ مزیے کی بات یہ ہے کہ آج بھی سود سے متعلق مقدمہ اس بات پر زیر القواء ہے کہ سود کی صحیح تعریف کیا ہے۔ ربا کیا ہے۔ سود صرف بینکاری نظام کا حصہ ہے اور دیگر تمام کاروباری معاملات میں سود اسلامی تریفات کے مطابق سود نہیں ہے۔

ہمارا یہ کہنا ہے کہ یہ تمام باتیں درحقیقت سودی نظام کو بچانے کے ہتھنڈے ہیں۔ اسلام نے سود ربا کی واضح تعریف کرتے ہوئے یہ قرار دے دیا ہے کہ وہ تمام دولت جو کہ لین دین میں استعمال ہو مگر اس کو نقصان نہ ہو یا ایسی دولت جو ہر صورت میں نفع دے وہ سود ربا ہے۔ اصل سرمائے / دولت پر جو زائد رقم وصول یا ادا کی جاتی ہے وہ ربا سود ہے۔ مالیاتی ہندو یوں پر جو ڈسکاؤنٹ ادا کیا جاتا ہے، سیونگ ٹیفیکیٹس پر جو قرض دیے جاتے ہیں ان پر ادا کیا جانے والا سود، پرانے باعث ز پر دیے جانے والے انعامات، پروویڈنٹ فنڈ اور پوٹل انشورنس میں جمع کی جانے والی رقموں پر ادا کیا جانے والا سود، ملازمین کو دیے جانے والے قرضوں پر وصول کردہ سود وغیرہ یہ تمام صورتیں سود ربا کی ہیں۔ لیکن اسلام و شمن افراد نے عوام کو دھوکہ دینے کے لئے پہلے تو کوشش کی کہ ملک میں سودی نظام کو چھڑانہ جائے۔ مگر جب پے در پے ایسے مقدمے شرعی عدالت میں سود کے متعلق لگائے گے تو ان افراد نے عوام کو سود کی تریفات اور اسکی مختلف اصلاحات میں الجھانے کی کوشش کیں۔ ان افراد کی پوری کوشش ہے کہ وہ عوام کو یہ یقین دلادیں کہ سود صرف بینکاری نظام میں موجود ہے۔ دوسرا لفظ سود اور ربا میں فرق ہے۔ اس طرح کی باتوں سے یہ عناصر عوام کی سودی نظام کے خاتمے کی خواہش کو ختم نہیں کر سکتے۔ پاکستانی عوام سودی سے پاک مالیاتی نظام چاہیتے ہیں۔ پاکستانی عوام سود کی حمایت کر کے اللہ اور رسول سے جنگ نہیں کرنا چاہتے۔

قرآن پاک کی سورۃ البقرۃ میں درج زیل الفاظ میں سود کی شدید مذمت کی گئی ہے۔

"اے ایمان والوں! اللہ کا تقوی اختیار کرو اور چھوڑ دو جو کچھ سود میں سے باقی ہے اگر تم (واقعی) مومن ہو، تو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی طرف سے جنگ کا اعلان سن لو، اور تم باز آ جاو تو تمہارے راس المال کا حق تم کو حاصل ہے، نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔" آیت نمبر 275

اسی سورت میں مزید کہا گیا ہے کہ "سود کھانے والے (قبوں) سے اس طرح کھڑے ہوں گے جیسے شیطان کسی کو چھوکر خبٹی (دیوانہ) بنادے یہ اس لئے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود کی طرح ہے حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام۔ جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت سن کر رک

گیاں کے لئے وہ ہے جو ہو چکا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اور جو پھر دوبارہ (حرام کی طرف) لوٹا وہ جہنمی ہے ایسے لوگ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔" آیت نمبر 257

اسلام نے دور جاہلیت کی کئی برا یوں ختم کیا، لیکن اسلام نے جس قدر مدت سودخوری کی ہے اس قدر مدت کسی دوسری برائی کی نہیں کی ہے۔ جو حکمی آمیز لمحہ، لفظی اور معنوی اعتبار سے اسلام نے سودخوری کے خلاف اپنایا ہے، اس قدر دوسری برائی کے ارتکاب کرنے والے کے لئے نہیں اپنایا۔ (فی ظلال قرآن: سید قطب شہید۔ ترجمہ سید معروف شاہ شیرازی جلد اول صفحات 482-483)

لہذا مذکورہ ترمیم صرف اور صرف وقت کا ضیا ہے اور عوام اس لئے ٹیکس نہیں دیتے کہ ارکان متفقہ قانون سازی کے نام پر تعصب کو ہوا دیں۔ مقامی زبانوں کے لئے سنجیدہ کوشش کرنا ہوگی اس مقصد کے لئے ان زبانوں کو نصاب میں لازمی قرار دینا ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ پورے ملک میں یکساں تعلیمی نظام بھی نافذ کرنا ہوگا۔

Analysis made by:

Women Islamic Lawyers' Forum (WIL Forum)

Karachi.

Research Department Team:

Advocate Talat Yasmeen

Advocate Afshan Saleem

Advocate Rahila Khan

